

## 149592- طلاق کی عدت ختم ہوئی اور عدت میں رجوع کے عدم یقین کے باوجود جماعت کریا

### سوال

میں جناب والا سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ میری درج ذیل حالت کے متعلق شرعی حکم بتائیں :

ایک اسلامی مجلس میں ایک فقہی فتویٰ پڑھنے کا موقع ملا جس میں طلاق کے متعلقہ احکام بتائے گئے تھے، اس فتویٰ کو پڑھ کر میری موجودہ ازدواجی زندگی میں بہت پریشانی پیدا ہو گئی، اس کے باعث میں نے آپ کے سامنے ان شاء اللہ صحیح حالت لکھنے کا فیصلہ کیا تفصیلات درج ذیل ہیں :

میری شادی کو پندرہ برس سے زائد ہوتے ہیں، پچھلے سات ماہ کے علاوہ باقی مدت میں اکیلا ہی مختلف علاقوں اور شہروں رہتا تھا، اور میری بیوی میرے والدین کے ساتھ میرے اصل وطن میں رہتی تھی۔

میں سال میں ایک یادو بار والدین سے دو یا تین ہفتوں کے لیے ملنے جاتا، تقریباً گیارہ برس تک اسی طرح رہا، میں نے بیوی کو لکھ کر ایک طلاق دی اور میں مختلف ملکوں میں کام کرتا رہا، میرے خاندان کے بزرگوں نے یہ سوچا کہ بہتر ہی ہے کہ میری بیوی اپنے میکے چلی جائے تاکہ دونوں کی حالت سدھ رجاتے اور بالفعل انہوں نے اسے میکے بھیج دیا، اس کے دو ماہ بعد میرے والد صاحب فوت ہو گئے اور میں والدہ سے ملنے گیا تو مجھے علم ہوا کہ میری بیوی میری والدہ کی خدمت کے لیے واپس آچکی ہے، میں اس وقت ایک بھی کلمہ "اوکے" یعنی ٹھیک ہے کہا مجھے علم نہیں کہ آیا وہ دوران عدت واپس آئی یا عدت ختم ہونے کے بعد

بہر حال میں اس کے آنے پر مضطرب تھا کہ طلاق ختم نہیں کی تو وہ واپس بھی آچکی ہے، میں نے اسے بھی بات نہیں کی، اور اسی طرح ایک برس تک نہ اسے دیکھا اور نہ ہی چھووا، لیکن چھ یا سات یا اس سے زائد ماہ کے بعد جنسی میلان کے دباؤ کے تحت اس سے جنسی تعلقات قائم کر لیے، لیکن اس بار میں پریشان ضرور تھا کہ کہیں یہ حرام نہ ہو میں نے خیال کیا کہ جب میں نے اسے تین طلاق کا نہیں کہا تو ہوم سختا ہے یہ عمل صحیح ہی ہو

اس طرح میں جب بھی گھر جاتا ہمارے مابین خاوند اور بیوی کی زندگی چلتی رہی، پچھلے چدایام میں اس مسئلہ کو تلاش کرنے پر مجھے علم ہوا کہ جب میں نے عدت ختم ہونے سے قبل طلاق ختم نہیں کی تو وہ طلاق باقی ہو گئے، تو کیا آپ مجھے درج ذیل سوالات کے جواب دے سکتے ہیں :

اگر عدت ختم ہونے سے قبل اس کے واپس آجانے کے بعد میرا او کے کہہ دینا رجوع شمار ہوتا ہے حالانکہ میری نیت میں رجوع نہ تھا کیا صحیح ہے؟

تو یہاں کیا اسے زنا شمار کیا جائیگا؟ اگر جواب اثبات میں ہو اب مجھے کیا کرنا ہو گا؟ برائے مہربانی تفصیل کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ کو جزاۓ خیر دے؟

### پسندیدہ جواب

اول :

جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے اور یہ طلاق پہلی یادو سری ہو اور اس کی عدت ختم نہ ہوئی ہو تو قول کے ساتھ رجوع کرنے کا حق حاصل ہے، مثلاً میں نے تجھ سے رجوع کریا، یا میں نے تجھ رکھ لیا، یا کسی فعل کے ساتھ جس میں وہ رجوع کی نیت رکھتا ہو یعنی رجوع کی نیت سے جماعت کر لے تو بھی رجوع ہو جائیگا۔

جس عورت کو حیض آتا ہو اس کی عدت تین حیض ہے اس لیے جب وہ تیسرے حیض سے پاک ہو کر غسل کر لے تو اس کی عدت ختم ہو جائیگی۔

اور صغر سفی یا ناما میڈی کی بنا پر جس عورت کو حیض نہ آتا ہو اس کی عدت تین ماہ ہے۔

اور حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے۔

دوم:

آپ کا اپنی بیوی کو اپنی ماں کے گھر واپس آئے ہوئے دیکھ کر اوکے کہنا، اور فی الواقع آپ طلاق ختم نہیں کرنا چاہتے تھے، اور ایک سال تک آپ کا اسے نہ دیکھنا اور اس کے قریب نہ جانا یہ سب اس بات کی دلیل ہے کہ اس اور کے کے الفاظ سے رجوع نہیں ہوا؛ کیونکہ آپ کا ارادہ رجوع کا نہیں تھا، بلکہ آپ کا اپنی ماں کی خدمت اور اس کا وہاں رہنے کو چاہا سمجھنا اور موافق تھا، اس وقت اس سے حکم مختلف نہیں ہوا گا چاہیے یہ الفاظ عدت کے دوران کے یادت کے بعد کیونکہ یہ الفاظ رجوع نہیں تھے۔

اس کے بعد جو جماعت ہوایہ عمل حرام ہے، اور آپ کو چاہیے تھا کہ آپ اس سے قبل اس کے بارہ میں دریافت کرتے خاص کر جب آپ اپنے اس عمل سے پریشان تھے۔

اس بنا پر آپ کو اپنے اس اقدام یعنی رجوع کیے بغیر بیوی سے جماعت کرنے پر اللہ سے توبہ کرنی چاہیے، اور آپ دونوں کو بیوی کے ولی اور گواہوں اور نکاح کی شرودت اور مهر کی موجودگی میں تجدید نکاح کرنا چاہیے، اگر دونوں نکاح کی رغبت رکھتے ہوں تو پھر لیکن اگر رغبت نہیں تو پھر علیحدگی کر لیں، اور آپ کے لیے نکاح کی تجدید کیے بغیر اس کے قریب جانا جائز نہیں؛ کیونکہ وہ عورت آپ کے لیے اجنبی ہے۔

واللہ اعلم۔